إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الآیۃ)

اذان

سے پہلے صلوٰۃ وسلام

پڑھنے کی شرعی حیثیت

ازافاضات

فقیہ العصر عالمِ ربانی مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام صاحبزادہ مفتی محمد جان نعیمی

ناشر

مفتی اعظم سندھ اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ٹرسٹ ملیر کراچی

اکرم ﷺ پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے گا اب خواہ وہ اذان سے قبل ہو یا بعد یہ فعل امر خداوندی [illegible]

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز نہیں یہ لوگ حکم الٰہی (جو کہ مطلق ہے) کو اپنی رائے سے مقید کرتے ہیں جو دین میں مداخلت ہے اور یہ مداخلت ناجائز و حرام ہے۔

علاوہ ازیں بعض احادیث میں اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام کا حکم صراحۃ وارد ہے۔

جیسا کہ حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ–مشکوة شریف ص ٦٤ مطبوعه کراچی. نسائی شریف جلد اول ص ١١٠ مطبوعه دهلی–

یعنی جب تم مؤذن سے آذان سنو تو جو الفاظ مؤذن ادا کرے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود و سلام پڑھو۔ کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا پھر میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔

اس حدیث مبارکہ کی پیش نظر علماء کرام فرماتے ہیں۔

وَیُسَنُّ لِکُلٍّ مِنْ مُؤَذِّنٍ وَمُقِیْمٍ وَسَامِعٍ اَنْ یُصَلِّیَ وَیُسَلِّمَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ– (السراج الوهاج علی متن مطبوعه بیروت المنهاج ص٣٨)

یعنی اذان و اقامت کی فراغت کے بعد مؤذن اور سامع اور مکبر کو نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا سنت ہے۔

کرام علیہم الرضوان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص طور پر امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے اس کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہوگا؟ تو وہ فوراً پکار اٹھتا ہے کہ وہ تو بالکل جہنمی ہوگا اس کے جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ بھی جہنمی ہوگا۔ تو میں پھر اس سے کہتا ہوں کہ بھائی! اب تم سب عقائد والوں کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ کوئی تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی کرنے والا نظر آئے گا۔ تو کوئی سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے شان میں بے ادبی کر رہا ہے۔ جبکہ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس محبت کی آڑ میں اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان میں بے ادبی کر رہا ہے اور کچھ افراد اہل بیت اطہار کی محبت کے ٹھیکے دار بن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بے ادبی کرنا اپنے ایمان کا جز سمجھتے ہیں۔ اگر تمام فرقوں میں ادب کرنے والا تمہیں ملے گا تو وہ اہلسنت وجماعت (بریلوی) مسلک والے ہی ہیں۔ جو کہ تمام کا ادب واحترام کرنے والے ہیں بلکہ محبت اس قدر ہے کہ ان بزرگ ہستیوں کے ساتھ جن اشیاء کو نسبت ہو جائے ان کا بھی ادب واحترام کرتے ہیں۔ مثلاً مدینہ منورہ کو پہلے یثرب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن جب اس سرزمین کو ہمارے پیارے آقا ﷺ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا تو یہی جگہ مدینہ منورہ بن گئی۔ اب اس کی مٹی میں بھی شفاء رکھ دی گئی ہے۔ اب بیمار یہاں آئے تو شفاء حاصل کر کے جاتا ہے۔ پیارے آقا ﷺ کے قدمین شریفین سے جس جوتے کے نسبت ہو جائے تو وہ نعلین پاک کہلاتا ہے۔ اب اس کا مقام کیا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔ کہ

> جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
> تو پھر کہیں کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

لیکن بعض افراد اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ جو کلمہ گو مسلمان ہے۔ وہ بھلا کیسے بے ادبی اور گستاخی کر سکتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش ہے تو میں پھر عرض کروں گا کہ بھائی ہماری کسی شخص سے نہ ذاتی

اور جاننا چاہتے ہیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل۔ اس لئے کہ ایک انسان کی نجات اس کے عقیدے پر ہوگی۔ اعمال بعد میں دیکھے جائیں گے اگر دولت ایمان پلے نہ ہوئی تو اعمال کا فائدہ ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا نیگ (انعام) دیں گے۔ جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں۔ (النحل: ۹۷، پارہ ۱۴)

دوسری طرف دیکھا جائے تو اگر ایمان کامل نہیں تو اعمال میں سکون کی دولت نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ دل میں خوف رہتا ہے کہ کہیں میں غلط تو نہیں کر رہا اور اگر یقین کامل ہو جائے تو پھر یہ یقین ہوتا ہے کہ میرا ہر اٹھنے والا قدم مجھے جنت کے قریب کرتا جا رہا ہے۔ لہٰذا نجات کے لیے ایمان کا ہونا بڑا ضروری ہے۔

اب ہمیں کیسے پتہ چلے کہ کون ایماندار ہے کون حق پر ہے تاکہ ہم سمجھ جائیں کہ وہی جنتی ہوگا اس سلسلے میں بہت سارے افراد مجھ سے رابطہ کرتے ہیں۔ میں جو ان کو جواب دیتا ہوں آپ کی خدمت میں پیش بھی کیے دیتا ہوں۔

باادب بامراد

عقائد کے سلسلے میں پریشان افراد کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائی تم خود ہی بتاؤ کہ ایک بندہ نمازی پرہیزگار ہے۔ عالم دین ہے حافظ قرآن بھی ہے اور بھی اس میں بہت سی اچھائیاں موجود ہیں۔ لیکن اگر وہ ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے تو کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے تو وہ فوراً جواب دیتا ہے کہ ہرگز نہیں میں پھر عرض کرتا ہوں کہ جو ماں باپ کا بے ادب گستاخ ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا تو جو اولیاء
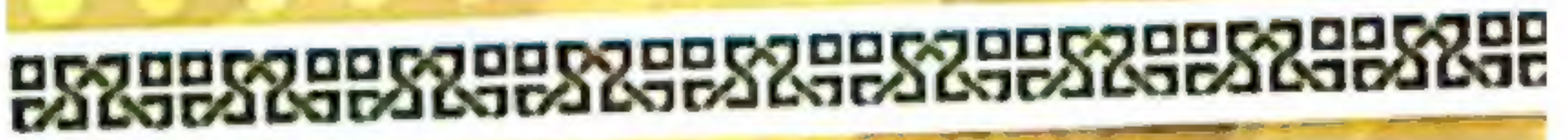
اعلی حضرت کے بعض نئے فتاوی

22 جلدوں میں شائع ہونے والے فتاوی رضویہ میں شا

اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بعض فتاوی جو پہلی بار منظر عام پر

اور مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ:

«ذکر الأنبیاء من العبادات وذکر الصلحین کفارۃ». ذکر انبیا کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ۔

رواہ في "مسند الفردوس" عن معاذ بن جبل رضي الله عنه.

اور وارد کہ فرماتے ہیں ﷺ: «ذکر علي عبادۃ». علی کا ذکر عبادت ہے۔

رواہ الدیلمي عن أم المؤمنین رضي الله عنها.

سبحان اللہ! جب حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ اور تمام اولیا کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس ﷺ کا ذکر تو حضور اقدس ﷺ کا ذکر ہے خوشی وشادمانی اور اللہ تعالی کی برکت ومہربانی اس مسلمان کے لیے جس نے ان کے ذکر کو اپنا حرز جان بنایا اور ہر وقت اور ہر آن اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا بر خلاف اس طاغی سرکش کے جو ذوق ایمان سے دفعتہً ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے ذکر رسول اللہ ﷺ مطلقا حسن نیست. أعوذ باللہ من خباثۃ العقیدۃ.

"درمختار" میں ہے: "التسلیم بعد الأذان حدث في الربیع الآخر سنۃ سبعمأۃ وإحدی وثمانین في عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث في الکل إلا المغرب ثم فیہا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ"[1].

اذان کے بعد صلاۃ وسلام عرض کرنا شب دوشنبہ نماز عشا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ ہجری قدسی میں حادث ہوا، پھر جمعہ کے دن پھر دس برس بعد مغرب کے سواسب نمازوں میں پھر دو دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ باتوں میں ہے جو نیک ومحمود ہیں۔

امام محدث شمس الملۃ والدین سخاوی "قول البدیع" پھر علامہ عمر بن نجیم "نہر الفائق شرح کنز الدقائق" پھر فاضل محقق مولانا امین الملۃ والدین شامی "رد المحتار علی الدر المختار" میں فرماتے ہیں: "والصواب من الأقوال إنہا بدعۃ

(۱) "الدر المختار" فائدۃ التسلیم بعد الأذان۔ ۱/ ۳۹۰.

حسنۃ". حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنہ ہے۔ واللہ تعالی أعلم

عبدہ المذنب أحمد رضا البریلوي عفي عنہ

کتبـــــــہ

بمحمدہ المصطفی النبي الأمي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أصاب من أجاب

حررہ الفقیر عبد القادر القادری عفی عنہ

عبد القادر محب الرسول قادری ۱۳۹۱

المجیب مصیب ومثاب والجواب صحیح وصواب

حررہ الفقیر عبد المقتدر القادری العثمانی البدایونی غفر اللہ تعالی لہ

ٹرین پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ ۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ...

ریل پر نماز صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب

اہتمام لازم ہے کہ فرائض حالت وقوف میں پڑھے، دو تین رکعت پڑھنے کی ہر اسٹیشن پر مہلت مل سکتی ہے جب کہ وضو پہلے سے طیار ہو۔ اگر وقفہ کم جانے تسبیحات رکوع و سجود میں ایک پر اقتصار کافی ہے، اگر تشہد قعدۂ اخیرہ کا پڑھ لیا ہو کہ ریل چل دی معًا سلام پھیر دے۔ باوصف اہتمام تام بھی اگر معاذ اللہ بعض اوقات کی نماز حالت وقوف میں نہ ملے بمجبوراً حالت سیر میں پڑھے اور پھر بحال وقوف یا نزول اعادہ چاہیے، کل ذلك للخروج عن العهدة بيقين والله ﷻ أعلم.

عبده المذنب أحمد رضا البريلوي عفي عنه

کتبہ

بمحمده المصطفى النبي الأمي صلى الله تعالى عليه وسلم

مہر عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

(حوالہ تحفہ حنفیہ جلد ۷ صفحہ ۳ پرچہ ۳۔ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اذان سے قبل درود وسلام پڑھنا

تصنیفِ لطیف
شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ
شاہ ... اورنگ آباد، مہاراشٹر

قاعدے پر چلتے ہیں۔ عوام پر لازم ہے کہ جس مسئلے کو وہابی دیوبندی حرام یا ناجائز کہتے ہیں ان سے دلیل مانگیں مثلاً یہی "صلوٰۃ وسلام" جو ہم پڑھتے ہیں، اسے جو ناجائز کہتا ہے اس پر لازم ہے کہ کوئی آیت وحدیث دکھائے ورنہ خدا اور رسول ﷺ نہیں روکتے تو اب یہ کون ہیں روکنے والے۔ ان قواعد کو ضوابط کے بعد اس مسئلے کے متعلق ہمارا موقف سنیے۔

ہمارا موقف

اذان کے کلمات میں کسی طرح کا اضافہ حرام ہے نہ پہلے نہ بعد کو نہ درمیان میں۔ البتہ اگر کوئی اذان سے پہلے کوئی الفاظ کسی وجہ سے پڑھتا ہے جنہیں نہ وہ واجب سمجھتا ہے نہ سنت، نہ انہیں اذان کا جز مانتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً کوئی شخص اذان سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے یا کوئی اور کلمات پڑھ کر اذان پڑھے تو کون سا سر پھرا ہے جو اسے حرام کہے، خواہ اس بسم اللہ کو زور سے پڑھے یا آہستہ، التزاماً پڑھے یا کبھی کبھی۔ اسی طرح درود شریف سمجھے، جیسے برکت کی خاطر ہر کام سے پہلے بسم اللہ شریف کے متعلق روایت ہے ایسے ہی درود شریف کے متعلق بھی مختلف روایتیں ملتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی دیوبندی بسم اللہ شریف پڑھنے کے لیے تو نہیں چونکتا لیکن اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو چیختا ہے کہ یہ بدعت ہے، حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس درود سے کوئی جلن ہے اور وہ کیوں، ان شاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر عرض کروں گا۔

درود شریف کا پڑھنا کسی وقت ممنوع نہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا ہے، لیکن درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ جب پڑھو، جہاں پڑھو، جس طرح پڑھو ہر طرح سے مقبول ومحبوب ہے۔ البتہ چند اوقات اور مقامات کو محدثین کرام نے مستثنیٰ فرمایا ہے، وہ بھی شان رسالت کے پیش نظر مثلاً پیشاب پاخانہ کے وقت، صحبت کے وقت، اشیا فروخت کی بولی لگانے کے وقت، ٹھوکر کھا کر، جانور ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت اور تلاوت قرآن کے درمیان

کی لعنت نصیب ہوگی "واذن فی الناس بالحج" سے استدلال فرمایا۔

(۵) ایک شخص نے یہی بیان کیا تو اس کو فرمایا کہ تو چور ہے چوری سے توبہ کر "اذن موذن انکم لسارقون" سے تعبیر نکال کر وہی فرمایا جو مذکور ہوا۔

(۶) ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے۔ آپ نے تعبیر فرمائی کہ تم نے جہاں نماز پڑھی ہے اس موقع پر تیرے قدموں کے نیچے قرآن مجید کے اوراق موجود تھے چنانچہ مصلی اٹھا کر دیکھا گیا تو فی الواقع ایسا ہی تھا۔

انتباہ: پہلے خواب پر غور فرمایئے کہ جبریل علیہ السلام پر کھڑا ہونا واقعی بے ادبی اور تعبیر بھی نکلی تو بے ادبی۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے خواب من گھڑت ہیں اگر بقول اشرفعلی تھانوی کوئی اللہ خیال میں غرق ہو کر خواب دیکھتا ہے تو اس کی تعبیر بھی اسی طرح ہو گی۔ مزید خوابوں کے متعلق تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "خوابوں کی دنیا" میں پڑھیے۔

ھذا آخر مارقمه قلم القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرله

حامد آباد ضلع رحیم یار خان بہاولپور ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں اُن کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں اُن سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم

جلد اوّل

مقدمہ کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الحیض، کتاب الصلوٰۃ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

رہا ہے، تاہم مستند علماء نے اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے۔
اس تمام تر تفصیل کے باوجود یہ حقیقت نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام کچھ وقفہ سے پڑھیں اور کبھی کبھی ترک بھی کر دیں، تاکہ ان پڑھ لوگ اور آنے والی نسلیں صلوٰۃ وسلام کو اذان کا جزء نہ سمجھ لیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے جب اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ کے پیش نظر بھی یہ خطرہ تھا اس لیے آپ نے فرمایا:
دُرود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے قبل چاہیے یا دُرود شریف کی آواز، آواز اقامت سے ایسی جُدا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرود شریف جزء اقامت نہ معلوم ہو۔[1]

اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کی بحث میں حرفِ آخر

اذان سے پہلے یا اس کے بعد آہستہ یا بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنا ارشادِ ربانی صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے عموم میں داخل ہے، خاص طور پر اذان کے بعد دُرود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور بہ ہے، البتہ دُرود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔
البتہ کسی مسنون طریقے کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے۔

اس بحث کے دوران یہ حدیث بھی پیش نظر رہنی چاہیے:
امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علمنا ان نقول الحمد للہ

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (تمام حالات میں) میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھینک کے جواب

---

[1] ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ، فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۱، مطبوعہ سُنّی دار الاشاعت فیصل آباد، ۱۴۰۰ھ۔

هوالمعظم

خانقاہ معظمیہ کا صد سالہ عہد روحانیت

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدین [illegible]

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ این سمن آباد لاہور

عمارتوں اور حتیٰ کہ قلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ــــــ یا محمد میں لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصول برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ و سلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہو گا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مُروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں: اس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ ان صلوٰۃ و سلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

نمازی کے پاس
باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں؟

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف کی وضاحت

ائمہ اربعہ و غیرہم فقہاء، شیخ محقق دہلوی و اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

نماز کے بعد ذکر بالجہر کو تکبیرات تشریق پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟

مؤلف

محمد عبد الغفور شرقپوری

باہتمام

محمد عبد الرؤف نورانی

مکتبہ فاروقیہ رضویہ

فون نمبر 042 - 6826970

پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب وقطب مدینہ حضرت شاہ ضیاء الدین قادری مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بندہ مؤلف سے بیان فرمایا کہ میں بریلی شریف میں شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری رحمہ اللہ کی خدمت میں کہ اکابر علماء ومشائخ اہل سنت ان کے تلامذہ وخلفاء میں سے ہیں' حضرت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ان سے خلافت وتلمذ کا شرف حاصل ہے' بارہ دن حاضر رہا' حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ کی موجودگی میں نہ قبل الاذان بآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے فوراً بعد ذکر بالجہر ہوتا تھا۔ اور حضرت قبلہ تمام نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے تھے۔ میرے نزدیک بھی یہی حق ہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی اونچی آواز سے ذکر شروع کر دینا جبکہ کچھ لوگ اپنی بقیہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں' جائز نہیں' ان کو روکنا ضروری ہے۔ اس کو سنی دلیری کی علامت بنانا درست نہیں۔

حضرت مولانا محمد عارف صاحب خطیب اعظم سلامت پورہ نے بندہ مؤلف سے بیان کیا کہ میں 25 نومبر 1982ء میں بریلی شریف حاضر ہوا۔ اور چند دن قیام کیا۔ حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب مدظلہ العالی کی موجودگی میں نہ تو اذان سے پہلے بآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے بعد بآواز بلند ذکر ہوتا تھا۔

Scanned with CamScanner

بندہ مولف کی طرف سے وضاحت:

حکم شرع کے مطابق وقت پر آنے والے جماعت میں شامل ہونے والے بلکہ تکبیر اولیٰ کو پانے والے نمازیوں کی بھی کُل یا بعض رکعات فوت ہو سکتی ہیں۔ ان کی کوئی غلطی بھی نہیں۔ تو ان کے پاس تو آواز بلند ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔

جس شخص نے شروع سے امام کی اقتداء کی تکبیر اولیٰ کو بھی امام کے ساتھ پایا مگر بعد اقتداء عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں فوت ہو گئیں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع وسجود کرنے نہ پایا یا نماز میں اسے حدث (بے وضو ہونا) ہو گیا یا مقیم نے مسافر کی اقتداء کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ ملی (جس کو فقہائے کرام لاحق کہتے ہیں) امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھے گا اس کے پاس تو ذکر و درود آواز بلند نہیں کرنا چاہیے نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ نمازی تو وقت پر آیا ہے تکبیر اولیٰ بھی اس نے امام کے ساتھ پائی ہے پھسڈی (عادۃً پیچھے رہنے والا) بھی نہیں بلا عذر نہیں بلکہ عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں رہ گئی ہیں۔ اور عذر کی وجہ سے رہ جانا غلطی بھی نہیں۔ اس کے باوجود لاحق نمازی کی نماز کی حفاظت ورعایت بھی نہیں کی جاتی اس کے پاس بھی بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مرکز اہل سنت بریلی شریف کا معمول

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری خلیفہ مجاز شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری ومحدث اعظم